کیا معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت خلافت راشدہ میں داخل ہیں؟

مختلف علماء کرام

ترجمہ و ترتیب: طارق بن علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: جو عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو پانچواں خلیفۂ راشد کہتا ہے، حالانکہ بلاشبہ۔۔۔معاویہ رضی اللہ عنہ؟

جواب از شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ:

بعض انہیں کہتے ہیں، اور وہ ان شاء اللہ خلیفہ راشد ہیں۔ لیکن خلفاء راشدین (باقاعدہ جو نصوص سے مراد ہیں) چار ہیں، مگر وہ ایک خلیفہ راشد ہیں (صفاتی اعتبار سے)، بلکہ ہر عادل امام کو خلیفہ راشد کہا جاتا ہے، ہر نیک صالح امام خلیفہ راشد ہی کہلاتا ہے۔

سوال: علماء کرام کا اس بارے میں اتفاق ہے کہ بے شک معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے بہتر ہیں؟

شیخ ابن باز: معاویہ رضی اللہ عنہ تو صحابی ہیں، بلاشبہ معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے افضل ہیں، صحابہ میں سے ہیں[1]۔

سوال: فضیلۃ الشیخ کیا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ خلفائے راشدین میں شمار ہوں گے، اور کیا ان کی سنت کو لیا جائے گا؟

جواب از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ:

بعض علماء کی رائے ہے کہ وہ خلفائے راشدین میں سے ہیں، لیکن خلیفہ راشد اپنے سیرت میں، البتہ ان کے قول یا طرز عمل کو خلفائے کی طرح شمار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ خلفائے اربعہ تو صحابہ میں سے ہیں۔ اور صحابی کا قول حجت ہوتا ہے خصوصاً ان چار جیسوں کا۔ لیکن ان کا قول ایسے ہے جیسے اکابرین تابعین کا قول ہو۔ ہاں اپنی سیرت اور طرز عمل میں بلاشبہ آپ بہت حریص

---

[1] هل عمر بن عبدالعزيز خامس الخلفاء الراشدين۔

تھے کہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کریں[2]۔

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ بھی: "خلافت تیس سال ہوگی پھر بعد میں ملوکیت۔۔۔" والی روایات کی تخریج کرنے کے بعد بعض لوگوں کی طرف سے دو احادیث میں تعارض کا وہم بیان کرتے کہ:

ایک میں ہے کہ نبوت کی خلافت تیس سال ہوگی۔۔۔

دوسری میں ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب قریش میں سے ہوں گے، جو کہ صحیح مسلم کتاب الامارۃ میں ہے۔

فرماتے ہیں:

دوسرے خلفاء کا ان کے بعد آنا اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ نبوت کے خلفاء نہیں ہیں، اور اس حدیث سے یہی مراد ہیں اور کوئی نہیں، جیسا کہ واضح ہے۔ اور اس کی مزید وضاحت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے کلام سے ہو جاتی ہے کہ فرمایا:

خلفائے راشدین کے بعد آنے والوں کو خلفاء کہنا جائز ہے اگرچہ وہ بادشاہ ہی ہوں، لیکن وہ انبیاء کے خلفاء نہ ہوں گے اس دلیل کی بنیاد پر جو کہ امام بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ، قَالُوا: وَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ"[3]

(بنو اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تھا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آجاتا، اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں، ہاں، خلفاء ہوں گے پس بہت زیادہ ہوں گے، صحابہ کرام نے عرض کی کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اس حکمران کی بیعت سے وفا کرو جس کی سب سے پہلے بیعت کی ہے اور انہیں ان کا حق دو، کیونکہ بے شک خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے عنقریب سوال کرنے والا ہے ان کی رعیت کے متعلق)۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ: "فَتَكْثُرُ" (پس بہت زیادہ ہوں گے) دلیل ہے کہ وہ ان خلفائے راشدین کے علاوہ ہوں گے،

---

[2] عمر بن عبد العزيز هل يعتبر من الخلفاء الراشدين، وهل يؤخذ بسنته؟ - لقاء الباب المفتوح 168-

[3] رواه البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء – باب ماذكر عن بني إسرائيل، حديث رقم (3455) ومسلم، كتاب الإمارة – باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، حديث رقم (1842)-

کیونکہ یہ تو بہت زیادہ نہیں تھے۔

اسی طرح سے یہ فرمانا کہ: ”فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ“ (اس حکمران کی بیعت سے وفا کرو جس کی سب سے پہلے بیعت کی ہے) دلیل ہے کہ ان میں اختلاف ہو گا، جبکہ خلفائے راشدین نے اختلاف نہیں کیا۔ اھ [4]

سوال: کیا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ کا لقب دینا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر قدغن تصور ہو گا، حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ تو عمر رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہیں؟

جواب از شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ:

انہیں خلیفہ کہنے کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر قدغن نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ خود معاویہ رضی اللہ عنہ بھی تو خلیفہ ہی تھے۔ جیسا کہ میں نے حدیث بتائی جو وارد ہوئی ہے کہ:

”لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ خليفة“ [5]

(لوگوں کا معاملہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ ان پر حکومت کریں گے)۔

اور یہ خلفاء جو راشدون ہیں، آٹھ تو ان میں سے بنی امیہ میں سے تھے، جن میں سے سب سے پہلے معاویہ رضی اللہ عنہ تھے، جو ان میں سے سب سے بہترین اور افضل ترین تھے۔ جیسا کہ طحاویہ کے شارح نے فرمایا:

”مسلمانوں کے سب سے پہلے بادشاہ معاویہ رضی اللہ عنہ تھے اور وہ تمام مسلمان بادشاہوں سے بہتر تھے“۔

امام ذہبی نے اپنی کتاب ”السیر“ میں فرمایا:

”اسلام کے بادشاہ تھے“۔

یعنی اسلام میں پہلے بادشاہ تھے [6]۔

---

[4] السلسلة الصحيحة 1 / 742-

[5] یہ حدیث بخاری مسلم وغیرہ میں مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

[6] بلکہ جب ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ: معاویہ رضی اللہ عنہ افضل تھے یا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ “[7]

(خلافت علی منہاج النبوۃ (نبوت کی خلافت) تیس سال ہے، پھر اللہ تعالیٰ سلطنت جسے چاہے گا یا اپنی سلطنت جسے چاہے گا، دے گا)۔

پس اللہ تعالی نے اپنا ملک معاویہ رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ اور آپ خلافت پر 20 سال متمکن رہے۔ سن 41ھ سے لے کر 60ھ تک[8]۔

شیخ صالح بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ حدیث ”وسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِينَ“ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الْخُلَفَاء وہ ہیں جو امور کی ولایت میں مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہی کے طریقے کے مطابق جانشین بنے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین چار ہیں: ابو بکر، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم اور انہیں راشدون کا وصف دیا گیا ہے، کیونکہ وہ رشد کے ساتھ قائم رہے۔ اور رشد کا معنی ہے حق کا علم ہونا اور اس پر عمل کرنا۔ چناچہ انہیں راشدین کہا جاتا ہے کیونکہ یہ حق کا علم رکھتے تھے اور اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔ اور یہ صفت ان چار کے علاوہ کسی میں نہیں۔ جبکہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ کیا انہیں خلفائے راشدین میں شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ جس بات پر بہت سے اہل علم نے نص بیان کی ہے جیسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وہ یہی ہے کہ یہ خلفائے راشدین میں سے ہیں۔ کیونکہ آپ نے بھی حق کا علم رکھا اور اس پر عمل کیا۔ جبکہ عام طور پر حکمران ایسے نہیں تھے۔ بلکہ ان میں سے بعض ایسے تھے کہ جو اصلاً ہی حق کو جانتے ہی نہ تھے، اور بعض ایسے کہ حق کو جانتے تو تھے لیکن اپنے خواہشات و اہواء اور دیگر میلانات کی بنا پر اس کی مخالفت کی۔ پس جنہیں یہ وصف دیا جاتا ہے کہ وہ خلفائے راشدین ہیں تو وہ یہی چار اصحاب محمد بن عبد اللہ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں، اسی طرح عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک خلیفۂ راشد ہیں۔

یہاں ایک مقولے پر تنبیہ کرنا چاہوں گا جو بسا اوقات بعض قلمکاروں کی زبان زد عام ہوتا ہے حالانکہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام و مرتبے کے لحاظ سے غیر مناسب ہے، اسی طرح جو کچھ ہم اہل سنت والجماعت کے عقائد سے سمجھتے ہیں بالجملہ ان عقائد

ناک میں پڑنے والی دھول تک عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر اور افضل ہے۔ خرّج الحافظ ابن عساكر في تاريخ دمشق (208/59)۔

[7] اسے امام ابو داود نے اپنی سنن 4647 میں روایت کیا ہے اور شیخ البانی اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

[8] شرح سنن ابی داود 328 کے شروع میں سوال وجواب۔

کے ساتھ بھی غیر متفق ہے، اور وہ ان کا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق سے یہ قول ہے کہ وہ پانچویں خلیفۂ راشد تھے۔ اور یہ ٹھیک بات نہیں ہے، کیونکہ بلاشبہ معاویہ رضی اللہ عنہ عمر بن عبدالعزیز سے مقام و مرتبے میں بہت بلند ہیں۔ اگر واقعی کوئی پانچواں خلیفۂ راشد ہوتا تو وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہوتے۔ کیونکہ وہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ اس وصف کے مستحق تھے۔ لیکن ہاں عمر رحمۃ اللہ علیہ کو اہل علم کی ایک جماعت نے خلیفۂ راشد کا وصف دیا ہے۔ اسی طرح معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس طور پر کہ سب ان پر جمع ہو گئے تھے خلیفۂ راشد ہیں۔ لیکن جب انہوں نے امر کو ملوکیت کر دیا اور اپنے بیٹے یزید کو ولئ عہد بنا دیا تو اہل علم انہیں ملک (بادشاہ) راشد سے تعبیر کرتے ہیں، اور علی الاطلاق تمام مسلمان بادشاہوں سے بہترین، اور آپ خلیفہ بھی تھے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے سے پہلے خلیفہ کے برحق جانشین بنے۔ لیکن خلفاء اربعہ کا پانچواں کوئی نہیں۔ اگر کہا جاتا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ راشد تھے تو یہ حق بات ہے لیکن یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ خلفائے راشدین میں سے پانچویں تھے۔ کیونکہ بلاشبہ معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ اس وصف کا حق رکھتے ہیں، اگر یہ وصف دینا روا ہوتا۔

چناچہ خلفاء چار ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تیس سال نبوت والی خلافت رہے گی“۔

البتہ ان کے بعد جنہیں اس سے موصوف کیا جاتا ہے تو وہ امراء و حکمرانوں کی صفات کے پیش نظر محبوب قرار دیے جانے کے باب میں سے ہوتا ہے[9]۔

سوال: جو خلفائے اسلام میں سے ہیں جیسے معاویہ بن ابی سفیان (ان سے ان کے والد اور والدہ سے اللہ راضی ہو خواہ رافضیوں و ناصبیوں میں سے جسے غصہ ہونا ہے تو ہو) یا جو ان کے بعد ہوئے تابعین میں سے جیسے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، کیا انہیں خلفائے راشدین کہا جائے گا؟

جواب از شیخ عبید بن عبداللہ الجابری حفظہ اللہ:

ہم کہتے ہیں کہ یہ خلفائے راشدین ہیں لیکن مزید نظر و تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انہیں خلفائے راشدین کا لقب نہیں دیا جاتا مگر کسی قرینے کے ساتھ تاکہ چار خلفاء سے امتیاز ہو سکے، پس یوں کہا جاتا ہے کہ: فلاں خلیفۂ راشد ہے یعنی چار کو ذکر کرنے کے بعد، یہ بھی راشد ہے اور وہ راشدوں ہیں رضی اللہ عنہم لیکن اس معنی میں نہیں جس میں باقاعدہ چار کے متعلق حدیث میں

---

9 شرح اربعین النوویہ۔

نص بیان ہوئی ہے اور اس پر اجماع ہوا ہے۔

پس جو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبد العزیز بن مروان الاموی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ان کے رشد پر ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن انہیں عادل، فاضل اور خیر پر ہونے والا اچھا خلیفہ اور ان کی خلافت میں رشد پائی جاتی ہے اور اس طرح سے کہا جاتا ہے۔ لیکن انہیں باقاعدہ ان کے ضمن میں شمار کیا جائے کہ اس طرح کہ انہیں ملا کر پورے چھ کیے جائیں تو یہ درست نہیں ہے۔

یہ وہ آخری قول ہے جس کا اب میں قائل ہوں۔ جسے میرا پہلا قول پہنچا ہو اور وہ ابھی مجھے نہیں سن رہا تو اسے میرا یہ دوسرا قول پہنچا دیا جائے۔

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے تعلق سے امام الذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ھو خیر ملوك الدنیا“

(پوری دنیا کے بادشاہوں میں سے سب سے بہتر)۔

شاید اس لیے کیونکہ وہ سب سے پہلے خلیفہ تھے جنہیں خلیفہ صحابی مَلِک (یعنی بادشاہ) کہا گیا، کیوں؟ کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے ایسی مملکت شروع کی جس میں ولئ عہدی تھی[10]۔

[10] ویب سائٹ **میراث الانبیاء**: هل خلافة معاوية رضي الله عنه وعمر بن عبد العزيز رحمه الله تدخل في الخلافة الراشدة؟۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔